اور درسِ نظامی کے باقاعدہ فارغ التحصیل تھے۔ اخلاقی اعتبار سے بھی بڑے بلند مرتبت بزرگ تھے۔ نہایت بامروت و سیرچشم، متواضع اور خلیق، خوددار اور غیور۔ افسوس ہے پچھلے دنوں نوے برس کی عمر میں وفات پائی۔ اب ایسے لوگ کہاں ملیں گے؟ اللہ تعالیٰ مغفرت و رحمت کے لطف و نوازش سے سرفراز فرمائے۔ آمین

گذشتہ مہینہ ملک کے مشہور مفکر اور مصنف پنڈت سندر لال نے بمبئی اور علی گڈھ کے مختلف اجتماعات میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ "دو مہینے ہوئے۔ راجہ گوپال اچاریہ جی سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے پوچھا "کیوں راجہ جی! آپ تو ہندی کے بہت بڑے حامی اور طرفدار تھے۔ اب آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ ہندی کی مخالفت میں اس درجہ سرگرم ہیں" راجہ جی نے جواب دیا "پنڈت جی! تم ہندی والے جب اردو زبان کو برداشت نہ کر سکے جو ہندی کی ساتھ کی کھیلی اور اس کی بہن ہے۔ تو پھر تم ہماری تامل اور تلنگو زبانوں کو کس طرح گوارا کر سکتے ہو۔ پنڈت سندر لال نے یہ واقعہ سنانے سے پہلے اور اس کے بعد بڑے زور اور قوت سے کہا کہ ہمارا ملک قسم قسم کی تہذیبوں۔ زبانوں اور مذہبوں کا ملک ہے۔ اس ملک پر مغل بادشاہوں کا یہ احسان بہت بڑا ہے کہ انھوں نے سیاسی طور پر بھی اس ملک کو ایک کیا اور ایک زبان کے ذریعہ اُس میں اتحاد بھی پیدا کیا اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ آج بھی ملک کے مختلف طبقوں اور گروہوں میں تھوڑا بہت جو کچھ بھی اتحاد ہے وہ اردو کی وجہ سے ہے۔ اس لئے اگر اردو ختم ہو گئی تو یہ ملک بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا۔ اور یہاں طرح طرح کی عداوتوں اور تعصبات کی ایسی تند و تیز آندھیاں چلیں گی کہ ملکی و قومی اتحاد کے شیرازہ کو قصۂ پارینہ بنا دیں گی

اللہ اکبر ضد اور تعصب بھی کیسی بری بلا ہے! ایک انسان کا ضمیر کہتا ہے کہ اُس نے جو راستہ اختیار کیا ہے وہ خود اس کے لئے اور اس کے ملک اور قوم کے لئے ہلاکت و بربادی کا راستہ ہے لیکن اس کے باوجود ضد اور تعصب ہیں کہ اُس کو اسی راستہ چلنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ فطرت کے جو قوانین طبعی ہیں۔ اُن کی پکڑ سے نہ پہلے کوئی قوم بچ سکی ہے اور نہ اب بچے گی۔ ایک اردو زبان کی ضد میں ہندی ہندی کی رٹ اور اُس کے متعلق جارحانہ پالیسی اختیار کر لینے نے کیا کیا گل کھلائے ہیں؟ یونیورسٹیوں اور اسکولوں میں تعلیم کا معیار بہت پست ہو گیا ہے۔ طلبا زبانوں کے چکر میں الجھ کر اس طرح رہ گئے ہیں کہ اصل مضامین کی طرف جو توجہ کرنی چاہئیے وہ نہیں کر سکتے۔ ایڈمنسٹریشن پر اس کے اثرات پڑ رہے ہیں۔ جنوبی ہند میں آگ لگی ہوئی ہے۔ پنجاب میں فرقہ پرستی سر اٹھا رہی ہے

بنگال کے لوگ تنگدلی محسوس کر رہے ہیں، بہار میں ایجی ٹیشن ہو رہا ہے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم یافتہ خود اپنے گھر میں اپنے آپ کو پردیسی اور جاہل سمجھنے لگے ہیں۔ یہ سب کچھ ہو رہا ہے، ہو۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ ہو لیکن کیا مجال کہ زبان کے معاملہ میں جو بات ایک مرتبہ ٹھان لی ہے اس میں ذرا بھی تبدیلی ہو جائے۔ آجکل اسی کا نام نیشنلزم ہے۔ یہی قوم پرستی اور یہی حب الوطنی ہے۔ اور اس کے برخلاف اگر آپ کوئی ایسی بات کہتے ہیں جس سے متعصب اور تنگ نظر انسانوں کے جذبات و خواہشات کی تسکین تو نہیں ہوتی لیکن عقل، تاریخ اور تجربہ کی میزان میں وہ سو فی صدی ہے درست اور اس لئے ملک اور قوم دونوں کے لئے بہت مفید اور نفع رساں ہے تو آپ فرقہ پرست ہیں، اینٹی نیشنل ہیں، ففتھ کالمسٹ ہیں اور جنہیں دیکھیں ہیں۔ چنانچہ پنڈت سندر لال جیسا دیرینہ اور مخلص خادمِ ملک و قوم جس پر خود گاندھی جی کو بڑا اعتماد و بھروسہ تھا اب اُن کی ان سچی اور کھری باتوں پر کوئی دھیان نہیں دیتا۔ اور اس حق گوئی اور بیباک گفتاری کی وجہ سے وہ فرقہ پرستوں کے حلقوں میں بجائے پنڈت کے مولانا مشہور ہو گئے ہیں۔

۲۸ر فروری کو جامعہ اردو علی گڑھ کے جلسۂ تقسیم اسناد میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت جی نے اردو کے حامیوں کو خطاب کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ اب اردو کا معاملہ صرف درخواستوں، اپیلوں، محضرناموں اور جلسے جلوسوں سے طے نہیں ہوگا۔ اب اگر اردو کو بچانا ہے تو اس کے لئے قربانیاں دینی ہوں گی۔ پنڈت جی نے یہ بہت دور کی اور بڑے پتہ کی بات کہی ہے۔ ہماری اردو تحریک کا قافلہ ایک خاص جگہ پر رک کر کھڑا ہو گیا ہے نہ پیچھے ہٹتا ہے اور نہ آگے بڑھتا ہے۔ منزلِ مقصود جس طرح پہلے دور تھی اب بھی ہے۔ اس درمیان میں حکومت کی طرف سے بعض امید افزا اعلانات تو ضرور نکلے ہیں۔ لیکن اردو اب بھی کسی جگہ کی علاقائی زبان نہیں ہے دلی جو اسی کا گھر ہی ہے وہاں بھی اُس کو قانونی زبان کی بھی حیثیت نہیں ملی۔ یونیورسٹیوں میں تعلیم اور امتحان کی زبان ہندی ہی ہو رہی ہے۔ ان حالات میں کون کہہ سکتا ہے کہ اردو اس ملک میں محفوظ ہے۔ اگر محفوظ نہیں ہے تو پھر اب کیا کرنا چاہئے؟ ضرورت ہے کہ ایک آل انڈیا کانفرنس بلا کر اس پر سنجیدگی، آزادی اور کامل بے خوفی سے غور کیا جائے اور اس مسئلہ کو قطعی طور پر ایک مرتبہ طے کر دیا جائے۔

اے دل یہ سلگنا کیا۔ جلنا ہے تو جل بھی اٹھ
دم گھٹنے لگا ظالم۔ کیا دھونی رمائی ہے